عقیدہ ختمِ نبوت اور قادیانیت

احمد جمال نظامی

گزشتہ روز چناب نگر (ربوہ) کی مرکزی جامع مسجد احرار میں مجلس احرارِ اسلام پاکستان کے زیرِ اہتمام تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کے دس ہزار شہدائے ختم نبوت کی یاد میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ کانفرنس میں ملک بھر سے ختم نبوت کے پروانوں اور عاشقان رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بھاری تعداد میں شرکت کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے جید علماء کرام حضرت مولانا سید عطاء المہیمن بخاری، پروفیسر خالد شبیر، عبداللطیف خالد چیمہ اور دیگر نے کہا کہ دس ہزار نہتے مسلمانوں کے سینے گولیوں سے چھلنی کرنے والے کبھی چین کی نیند نہیں سو سکتے۔ قانون اور آئین کے مطابق قادیانیوں کے خلاف کارروائی عمل میں نہیں لائی جاتی کہ قادیانی قانون اور آئین دونوں کی خلاف ورزی کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قادیانی جماعت اکھنڈ بھارت کے لیے سرگرم عمل ہے ان کے خلاف حکومت اور قانون نافذ کرنے والے اداروں کو حرکت میں آنا چاہیے۔ مقررین نے مزید کہا کہ مسلم لیگ ن، تحریک انصاف اور کوئی سیاسی جماعت ایسا سونامی نہیں لاسکتی جس سے ملک میں تبدیلی آسکے۔ یہ ملک اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اور اسلامی نظام ہی ملک کو تباہی سے بچا سکتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی برصغیر میں برطانوی سامراج کا ایجنٹ تھا اور برطانوی سامراج نے ہی برصغیر میں قادیانیت کا پودا لگایا تھا، جس کا مقصد اسلام کی اساس کو مجروح کرنا تھا مگر مسلمانوں کو یہ قطعی طور پر گوارہ نہ ہوا اور انہوں نے ہر دور میں قادیانیت کے خلاف مزاحمت کی۔ قادیانی اسلام کی رُو سے کافر ہیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی نے نعوذ باللہ جھوٹی نبوت کا دعویٰ کر کے مسلمانوں کے عقیدہ ختم نبوت پر حملہ آور ہونے کی کوشش کی۔ اس کی پشت پر انگریز تھا لیکن مسلمانوں کا عقیدہ ختم نبوت ذرا بھی متذبذب نہ ہوا اور انہوں نے قادیانیت کو قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ لہٰذا اس امر میں شک وشبہ کی گنجائش باقی نہیں رہتی کہ قادیانیت کا جو پودا برطانوی سامراج نے لگایا تھا وہ اس وقت پاکستان دشمن قوتوں کا ہم نوا بنا ہوا ہے اور جس طرح ختم نبوت کانفرنس میں اس نقطے کو اجاگر کیا گیا ہے کہ قادیانی اکھنڈ بھارت کے منصوبے پر سرگرم عمل ہیں، اس کو بھی نظر انداز کیا جانا ممکن نہیں ہے۔

پاک سرزمین پاکستان میں فتنۂ قادیانیت، ختم نبوت کے پروانوں کی لازوال اور بے مثل قربانیوں کے بعد پیپلز پارٹی کے بانی مرحوم ذوالفقار علی بھٹو کے دور اقتدار میں اپنے انجام کو پہنچا جب قانون ساز اسمبلی نے اسے باقاعدہ قانون سازی کے ذریعے غیر مسلم اقلیت قرار دیا۔ اس متفقہ قرار داد کی منظوری کے بعد قادیانی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر نہیں کر سکتے اور نہ ہی اپنے مذہب کی تبلیغ وتشہیر کر سکتے ہیں مگر قادیانیوں کی طرف سے ان کی اسلام دشمن سرگرمیوں میں اضافہ جاری ہے۔ جس پر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے سیکرٹری اطلاعات مولوی فقیر محمد گاہے بگاہے جہاد کا علم بلند کرتے رہتے ہیں۔ پر افسوس ہمارے حکمران اور قانون نافذ کرنے والے ادارے اپنے فرائض کی ادائیگی کے تعین کے باوجود حرکت میں نہیں آرہے۔

قادیانی اسلام اور مسلمانوں کے کھلے دشمن ہیں۔ جب اللہ رب العزت نے سرور کائنات حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو آخری نبی بنا کر اس دنیا میں بھیجا اور انہیں رحمت اللعالمین کے رتبے سے نوازا گیا تو قادیانیوں نے مسلمانوں کے اس عقیدہ ختم نبوت پر حملہ کیا ہے۔ جس میں وہ تاحال ناکام ہیں اور ان شاء اللہ تا قیامت ناکام رہیں گے۔ مسلمان چاہے کتنا ہی کمزور اور تنگ دست ہی کیوں نہ ہو عقیدہ ختم نبوت اس کے رگ و پے میں شامل ہے اور اپنے اس عقیدے کے لیے وہ اپنی زندگی کی بازی تک داؤ پر لگانے سے دریغ نہیں کرتا۔ اس کی زندہ اور روشن مثال ۱۹۵۳ء میں چلنے والی تحریک ختم نبوت ہے۔ جب پورا ملک اور اس ملک عظیم کے تمام کے تمام مسلمان عقیدہ ختم نبوت کے پروانوں میں تبدیل ہو گئے تھے اور انہوں نے اپنے سینوں پر گولیاں کھا کر اپنی زندگیوں کو قربان کرنا بہتر خیال کیا مگر عقیدہ ختم نبوت پر کوئی سمجھوتہ نہیں کیا۔ آج پاکستان میں مرتد کافر قادیانی اگر غیر مسلم اقلیت قرار دیے گئے ہیں تو اس میں تحریک ختم نبوت کے غازی اور شہید مجاہدین کا سنہری کردار ہے جنہوں نے جنت میں اعلیٰ مقام حاصل کرنے کی سند حاصل کر لی۔

پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا ملک ہے۔ جس کی بنیادوں میں لاکھوں شہید ماؤں، بہنوں، بیٹوں، بزرگوں اور نوجوانوں کا خون ناحق شامل ہے۔ اس وطن عزیز میں قادیانیوں کی اسلام دشمن سرگرمیوں کا نوٹس لیا جانا ضروری ہے۔ قادیانی آج بھی اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتے ہیں اور اپنے مذہب کی تبلیغ و تشہیر کرتے ہیں۔ ان کی جماعت کے متعدد رسائل اور جرائد شائع ہوتے ہیں پر قانون نافذ کرنے والے ادارے حرکت میں نہیں آتے۔ کیا ان قانون نافذ کرنے والے اداروں کے ذمہ داران عقیدہ ختم نبوت کو نظرانداز کرنے کے متحمل ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا ضرورت اس امر کی ہے کہ آئین اور قانون کے مطابق قادیانیوں کو نکیل ڈالی جائے جب کہ تمام مسالک کے متحرک اور جید علماء کرام عملی، ٹھوس اور حقیقی بنیادوں پر فرقہ وارانہ ہم آہنگی پیدا کر کے وطن عزیز میں نفاذ نظام مصطفیٰ کے لیے مشترکہ کاوشیں عمل میں لائیں تاکہ پاکستان جس مقصد کے لیے حاصل کیا گیا تھا، اس کو اسلام کی تجربہ گاہ بنا کر عملی جامہ پہنایا جا سکے۔

جہاں تک قادیانیوں کا تعلق ہے تو مسلمان آج بھی عقیدہ ختم نبوت پر کامل ایمان اور مضبوطی کے ساتھ اپنی جانوں تک کا نذرانہ پیش کرنے کے لیے بے چین و بے تاب ہیں۔

مولانا ظفر علی خان نے مسلمانوں کے جذبات کی بجا عکاسی کی تھی کہ:

نماز اچھی، حج اچھا، روزہ اچھا، زکوٰۃ اچھی
مگر میں باوجود اس کے مسلماں ہو نہیں سکتا
نہ جب تک کٹ مروں میں خواجہ یثرب کی عزت پر
خدا شاہد ہے کامل میرا ایماں ہو نہیں سکتا

(بشکریہ نوائے وقت ۸ر فروری ۲۰۱۲ء)